REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

جلد ۱۵/۵۰ ‏ ‏ یکم تبوک ۱۳۴۰ ہش ‏ یکم ستمبر ۱۹۶۱ء ‏ ‏ نمبر ۲۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۳۰ اگست بوقت ½ ۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گزشتہ شب سے پہلے کی نسبت تو کچھ افاقہ ہے۔ لیکن تا حال گھٹنہ میں درد نقرس کی بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

ماسٹر تارا سنگھ کی حالت نازک ہوگئی

نئی دہلی ۳۱ اگست۔ ماسٹر تارا سنگھ اپنے مطالبہ پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ماسٹر تارا سنگھ کی حالت سخت نازک ہوگئی ہے۔ وہ اب کھڑے بھی نہیں ہو سکتے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کا وزن ۲۰ پونڈ کم ہو چکا ہے اور خون کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۲۷ کمیونسٹ

درخواست دعا

سابق سندھ کے علاقہ سے جہاں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاندان کی اراضیات ہیں متواتر شدید بارشوں اور فصل پر ٹڈی دل کے حملوں کی اطلاع آرہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان آفات سے سب کو محفوظ رکھے ؛

مرزا رفیق احمد انچارج ایم این سنڈیکیٹ

افغانستان کی طرف سے سفارتی تعلقات ختم کر دینے کی دھمکی

قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کرنے پر پاکستان سے احتجاج۔ سات دن کے اندر فیصلہ پر نظر ثانی کا مطالبہ

کابل ۳۱ اگست۔ افغانستان نے پشاور اور کوئٹہ میں قونصل خانوں اور چمن، پارا چنار اور پشاور میں افغان تجارتی دفاتر بند کرنے کے خلاف حکومت پاکستان سے احتجاج کیا ہے۔ افغانستان کا ایک احتجاجی مراسلہ کل حکومت پاکستان کے حوالے کر دیا گیا حکومت افغانستان نے اپنے اس احتجاجی مراسلہ میں دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت پاکستان نے افغان قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کرنے کے فیصلہ پر نظر ثانی نہ کی۔ تو ایک ہفتہ کے بعد پاکستان سے ہمارے سفارتی تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

حکومت پاکستان نے ۲۳ اگست کو حکومت افغانستان سے کہا تھا کہ وہ ۱۵ دن کے اندر پاکستان میں اپنے تمام قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کر دے۔ نوٹس کی مدت چھ ستمبر کو ختم ہو جائے گی۔ پاکستان نے قندھار اور جلال آباد میں اپنے سفارت خانے پہلے بند کر دیئے تھے۔ دفتر خارجہ پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ایس ایم مرشد نے ۲۳ اگست کو ایک بیان میں کہا تھا کہ پاکستان نے افغانستان کو اپنے قونصل خانے اور تجارتی دفاتر بند کرنے کے لئے اس لئے کہا ہے کیونکہ یہ دفاتر تخریبی سرگرمیوں کے لئے استعمال کئے جا رہے تھے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان نے مجبور ہو کر یہ اقدام کیا ہے۔ پشاور میں افغان قونصل خانے نے کل بتایا کہ پشاور میں تجارتی دفاتر اور قونصل خانے بند کرنے کے بارے میں حکومت افغانستان کی ہدایات موصول ہو گئی ہے روانگی کی تیاریوں میں کم از کم چار دن لگیں گے میں اور میرا عملہ ایک ہفتہ کے اندر اندر روانہ ہو جائے گا قندھار اور جلال آباد میں پاکستانی قونصل خانے پہلے ہی بند کئے جا چکے ہیں اور تمام عملہ واپس پاکستان آچکا ہے۔ اس وقت وہاں ایک بھی پاکستانی نہیں ہے۔ وزارت خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر مرشد نے اس سلسلہ میں ایک بیان میں کہا تھا کہ افغان حکومت ہمارے قونصل خانوں کے عملہ کو مسلسل ہراساں کر رہی تھی

"بھوک ہڑتال کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے"

لوک سبھا میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

نئی دہلی ۳۱ اگست۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل لوک سبھا میں مشرقی پنجاب کی صورت حال کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے سنت فتح سنگھ کو پنجاب کی علاقائی کونسلوں کو مزید اختیارات دینے اور سکھوں کے خلاف امتیازی سلوک کے الزامات کی تحقیقات کرانے کی پیشکش کی تھی۔ آپ نے کہا اب اور کوئی درمیانی راستہ باقی نہیں ہے۔ صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو پنجابی صوبے کا مطالبہ منظور کر لیا جائے۔ یا بالکل مسترد کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پنجاب میں پنجابی تو کے حالیہ انتخابات میں بہت کم اکالی منتخب ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے انتخابات کا نتیجہ معنی خیز ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھوک ہڑتال کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور بھوک ہڑتال کی بناء پر کوئی مطالبہ منظور نہیں کیا جانا چاہیئے۔ دیوان چمن لال نے اکالی مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کسی قیمت پر بھی پنجاب کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ جنرل موہن سنگھ نے بھی اس مطالبہ کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سکھ کی حیثیت سے میں خیال کرتا ہوں کہ ماسٹر تارا سنگھ نے سکھوں کے خلاف ناقابل معافی گناہ کیا ہے۔

اور اکالی کارکن نقض امن کے اندیشہ کی بناء پر گرفتار کئے گئے ہیں ؛

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

لاہور ۳۱ اگست بوقت ۸ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو رات بخار ۱۰۰ تک ہو گیا۔ کبھی بخار اتر جاتا ہے۔ اور کبھی چڑھ جاتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ دل کی حالت بھی تسلی بخش نہیں

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۱ء

الٰہی جماعتوں کو غیر معمولی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں

انفاق بھی از روئے قرآن کریم تقویٰ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ متقیوں کی جہاں ایمان بالغیب اور اقامت الصلوٰۃ صفات بیان کی گئی ہیں وہاں ممّا رزقناھم ینفقون کے مطابق انفاق کو بھی تقویٰ کی ایک ضروری شق بتایا گیا ہے۔ انفاق صرف مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے۔ اس کو دین اور خدمت خلق کے لئے صرف کرنا انفاق میں داخل ہے۔ اگر کوئی دولتمند اپنا مال دیتا ہے تو یہ بھی انفاق ہے اور اگر کوئی عالم علم سکھاتا ہے۔ تو یہ بھی انفاق ہے اسی طرح جو قابلیتیں اللہ تعالیٰ نے انسان میں رکھی ہیں جن سے وہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ ان کا بامو‌قع صرف کرنا انفاق ہی کی تعریف میں آتا ہے۔

ایک موقعہ پر جب جنگی قیدیوں کو مال لے کر رہا کیا گیا۔ تو جن قیدیوں کے پاس مال نہیں تھا۔ اور وہ پڑھے لکھے تھے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی رہائی کی شرط یہ مقرر کی کہ وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ اس طرح لکھنے پڑھنے کی قابلیت بھی مال ہی ہوتا ہے۔ اور جو شخص فی سبیل اللہ اپنے علم کا انفاق کرتا ہے۔ وہ بھی دراصل اپنے متقی ہونے کا ایک ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اس طرح ہر قسم کی خدمت خلق انفاق ہی میں آتی ہے

اسلام کے مطابق ہر انسان پر تین قسم کے حقوق ہیں۔ اول حقوق اللہ یعنی وہ اللہ تعالیٰ پر کما حقہ ایمان لائے۔ اور اس کی لقا کے لئے کوشش کرے۔ اور اس کے احکام بجا لائے۔ دوسرے حقوق العباد یعنی اپنا وقت مال اور لیاقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے صرف کرے۔ تیسرے حقوق النفس یعنی اپنی جان کی پرورش اور قیام کے لئے اپنے آپ کا خیال رکھے۔ اگر اس کو کھانے اور پینے کی ضرورت ہو تو کھانے پینے کا سامان مہیا کرے۔ اور اگر اس کو روحانی انتفاع کی ضرورت ہو تو عبادت کرے اور ہر لحاظ سے اپنے نفس کو ٹھیک رکھنے اور اس کے حقوق کو نگاہ رکھنے کی کوشش کرے۔

اسلام کے سوا باقی مذاہب افراط و تفریط میں پڑ گئے ہوئے ہیں۔ مثلاً رہبانیت کو اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔ بلکہ اسلام اس روزانہ کی زندگی کے کاروبار کو عبادت کے رنگ میں رنگ دینا چاہتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسان جو دنیا سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے اور بزعم خود رات دن عبادت میں لگا رہتا ہے وہ نہ تو حقوق اللہ کو ادا کر سکتا ہے اور نہ حقوق العباد کو۔ اس لئے اسلام کے نزدیک اپنی جان اور اپنے وجود کو نگاہ رکھنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ ایک تندرست جسم اور ایک تندرست روح نشو و نما پائے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے کے قابل ہو۔ تاہم ایسے مواقع بھی آ سکتے ہیں جب حقوق نفس کو حقوق اللہ یا حقوق العباد پر قربان کرنا پڑتا ہے۔ اسی کا نام قربانی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان کو ایک صحابی کے سپرد فرمایا جب صحابی مہمان کو لے کر گھر پہونچا تو معلوم ہوا کہ گھر میں جو کھانا موجود ہے۔ وہ صرف ایک آدمی کے لئے کفایت کر سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو سمجھایا کہ بچوں کو سلا دیا جائے اور اندھیرے ہی میں کھانا مہمان کے سامنے رکھا جائے اور ساتھ آپ بھی بیٹھ جائیں اور خود نہ کھائیں بلکہ کھانے کی آواز نکالتے رہیں۔ تاکہ مہمان سمجھے کہ سب کھا رہے ہیں۔ شاید دنیا کی تاریخ میں مہمان نوازی کا یہ واقعہ انوکھا ہے۔ ایسی شاندار ایثار نفس کی قربانی کی ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

ایک جنگ میں جب بہت سے صحابی زخمی ہوئے جن میں حضرت عکرمہؓ بھی تھے آپ نے پانی مانگا جب پانی لے کر ایک صحابی پہونچے۔ تو پاس سے ایک دوسرے زخمی کے کراہنے کی آواز آئی۔ حضرت عکرمہؓ نے منہ سے لگانے سے پہلے ہی پیالہ واپس کر دیا۔ اور پاس کے زخمی کی طرف اشارہ کیا۔ جب پانی اس صحابی کے پاس پہونچا۔ تو انہوں نے بھی پانی آگے چلا دیا۔ اسی طرح کئی ایک زخمیوں نے پانی آگے آگے بھجوایا۔ مگر جب پانی پینے والا آخری زخمی کے پاس پہنچا تو وہ جان بحق ہو چکے تھے وہ واپس آئے کہ دوسرے زخمی کو دیدیں مگر وہ بھی جان بحق ہو گئے تھے۔ پانی کا بھرا ہوا پیالہ پھر حضرت عکرمہؓ تک پہنچا مگر وہ بھی جان بحق ہو چکے تھے۔ قربانی کی ایسی نظیر بھی صرف صحابہ کرامؓ تک ہی مخصوص ہے اسلامی تاریخ کے سوا ایسی قربانی کی نظیریں بہت کم ملتی ہیں پہلے انبیاء علیہم السلام کے صحابہ نے بھی ایسا ہی کردار دکھایا ہوگا۔ مگر ان لوگوں کا حال بہت کم معلوم ہو سکتا ہے۔ الغرض سوائے انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں قربانی کی ایسی مثالیں بہت کم مل سکتی ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کو معمول سے زیادہ ہی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اور ان کو قربانی کا اعلیٰ سے اعلیٰ معیار قائم کرنا پڑتا ہے۔ یہ خاص مثالیں ہیں اور ان کے بغیر کوئی الٰہی جماعت اللہ تعالیٰ کے کام کو جو اس کے سپرد کیا جاتا ہے کماحقہ سرانجام نہیں دے سکتی۔ مال و جان کی قربانی کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو جماعت الٰہی کہلاتی ہے۔ اگر اس کی اکثریت ایسی معیاری قربانی نہیں کرتی تو وہ ہرگز الٰہی جماعت نہیں کہلا سکتی۔ اکا دکا قربانی کرنے والا انسان تو ہر قوم میں نکل آتا ہے۔ لیکن جس جماعت کی اکثریت اپنے جان و مال اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتی ہے۔ وہی الٰہی جماعت ہوتی ہے۔ اور وہی فائز المرام ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔

یا یھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ○ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ط ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○

(سورۃ صف)

یعنی اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت کی طرف راہ نمائی کروں، جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلا دے۔ تو سنو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور نفسوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لئے اچھا ہے۔

یہ سورۃ صف کی آیات ہیں، جس میں آخری زمانہ کے لئے پیشگوئی ہے۔ اس سورہ کا پیرایہ کلام ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہاں تمام انسانوں سے خطاب نہیں۔ بلکہ صرف مومنین سے خطاب ہے ایسے مومنین سے جو اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب الیم سے نجات پانے کا نسخہ بتاتا ہے جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا جائے۔ مومنوں سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ظاہر کرتا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان صرف نام کے مسلمان ہوں گے۔ حقیقی طور پر اسلام سے عاری ہو چکے ہوں گے۔

یہاں ہم زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بناء پر یہ الفاظ ایسے زمانے کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمائے ہیں۔ جب انکی ہلاکت و تباہی اس امر کا تقاضا کرتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک بندے کو کھڑا کرے جو انہیں ازسرنو اسلام کے اصولوں پر قائم کرے گا۔ اور ایک ایسی جماعت بنائیگا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان تازہ کرے گی۔ اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ تجدید و احیائے اسلام کے لئے جہاد کریگی۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنا منظور نہ ہوتا۔ تو وہ ایسے تاریک زمانہ میں ایسا مطالبہ نہ کرتا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ لوگ خود بخود اس کی خاص توجہ کے بغیر تجدید عہد اور جہاد فی سبیل اللہ پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت یہی ہے کہ وہ ایسے وقتوں میں اپنے مامورین بپا کرتا ہے۔ جن کو وہ مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور جن کے ذریعہ وہ ایسے نشانات دکھاتا ہے۔ جو اس کی ہستی کا بین ثبوت ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم سے واضح ہوتا ہے

لہٰذا سورۃ صف میں ان مسلمانوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ جو اسلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر عذاب الیم میں گرفتار ہیں اور اللہ تعالیٰ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کے نتیجہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے۔ پھر مستحکم کرے گا اور گم شدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائیگی۔ (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۵)

میں نے ایک واقعہ پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ

جنگِ احد میں

ایک موقعہ پر ابی بن خلف نے جو مکہ کا بہت بڑا رئیس تھا جب آواز دی کہ کہاں ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ شخص بہت بڑا جرنیل تھا اور ساتھ ہی وہ تیر انداز بھی اعلےٰ درجہ کا تھا جب اس نے پکارا کہ کہاں ہے محمدؐ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف بڑھنا چاہا مہاجرین چونکہ ابی بن خلف کی طاقت کو جانتے تھے اس لئے وہ آپؐ کے سامنے آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہماری موجودگی میں آپؐ آگے نہ جائیں۔ آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا میرے راستہ سے ہٹ جاؤ مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بڑا تجربہ کار جنگجو ہے آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں تم میرے رستہ سے ہٹ جاؤ اس واقعہ سے بھی پتہ لگتا ہے کہ صحابہؓ کے لئے کرِھون کے لفظ کا مطلب کیا ہے۔ غرض آپؐ ابی بن خلف کی طرف بڑھے اور آپؐ نے اپنے نیزہ کی انی اسکے جسم میں چبھو دی جس سے اسے تھوڑا سا زخم ہو گیا اور وہ اتنے زخم سے ہی بھاگ نکلا لوگوں نے کہا تم تو بڑے بہادر بنتے تھے اور یہ چھوٹا سا زخم کھا کر بھاگ رہے ہو اس نے کہا زخم تو چھوٹا ہے مگر

مجھے یوں معلوم ہو رہا ہے

کہ اس میں دنیا جہان کی آگ بھر دی گئی ہے۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہؓ کس بات کو ناپسند کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت طلحہؓ کا واقعہ ہے کہ جب جنگِ احد میں دشمن کی طرف سے تیر برسنے لگے تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے سامنے اپنا ہاتھ رکھ دیا تاکہ آپؐ کے چہرہ پر کوئی تیر نہ لگنے پائے اللہ کے ہاتھ پر اتنے تیر لگے کہ آخر ان کا ہاتھ شل ہو کر ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خوارج انہیں ٹنڈا کہا کرتے تھے ایک دفعہ حضرت طلحہؓ سے کسی نے پوچھا کہ جب آپؐ کے ہاتھ پر تیر لگتے تھے تو کیا آپؐ کے منہ سے سی نہ نکلتی تھی کیونکہ زخم سے درد تو ضرور ہوتی ہے

حضرت طلحہؓ نے جواب دیا

سی نکلنا تو چاہتی تھی مگر میں نکلنے نہ دیتا تھا تاکہ میری ذرا سی حرکت سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر کوئی تیر نہ لگ جائے۔ اب کیا ان صحابہؓ کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کو لڑائی کے بارہ میں انقباض تھا جب ہم ان واقعات کو اچھی طرح جانتے ہیں تو کیا خدا نعوذ باللہ ان واقعات کو نہ جانتا تھا وہ جانتا تھا اور یقیناً جانتا تھا اور اس نے کرِھون ان معنوں میں استعمال نہیں فرمایا جو بعض لوگوں نے سمجھ لیا ہے بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ کرِھون کی ضمیر اخرجک کی طرف جاتی ہے یعنی صحابہؓ آپؐ کے لڑائی پر جانے سے ڈرتے اور گھبراتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان یا تو اپنے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے اور یا اپنے ساتھیوں کے ارادہ اور مشورہ سے کوئی کام کرتا ہے جب وہ خود اپنے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ اپنے ارادہ سے فلاں کام کر رہا ہے اور اگر وہ اپنے ساتھیوں کے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس نے ساتھیوں کے مشورہ سے فلاں کام کیا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اس وقت حالت یہ تھی

کہ تمہارا اپنا بھی مدینہ سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور تمہارے ساتھی بھی تمہیں مشورہ دیتے تھے کہ تم خطرہ میں نہ پڑو اور تمہارا مدینہ سے نکلنا صرف ہمارے حکم کے ماتحت تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تمہارا اپنا بھی نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور تمہارے ساتھیوں کا بھی مشورہ یہی تھا کہ تم مدینہ سے نہ نکلو تاکہ آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے تو کیا میں جو قادر مطلق خدا ہوں تم کو دشمنوں پر غلبہ نہ دیتا جبکہ میں نے تمہارے ارادہ کے خلاف اور تمہارے ساتھیوں کے مشورہ کے خلاف تمہیں باہر نکلنے کا مشورہ دیا تھا۔ اب جبکہ علامہ ابو حیان نے بھی لکھا ہے کہ یہاں نصرک محذوف ہے تو یہ

نصرک کی ضمیر

دشمن کی طرف ہی جائے گی دوست کی طرف نہیں جا سکتی کیا ہم نصرک کے یہ معنے لیں گے کہ صحابہؓ پر غلبہ؟ غلبہ تو ہمیشہ دشمن پر ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہمارا تم کو غلبہ عطا کرنا دو وجوہ سے تھا ایک تو یہ کہ ہم نے چونکہ خود تم کو نکلنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری تھا کہ تمہیں دشمن پر غلبہ دیتے دوسرے چونکہ تمہارے ساتھی یعنی صحابہؓ اس بات میں راضی نہ تھے کہ تو لڑائی کے لئے نکلے اس لئے ہم ان کو بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اگر میں کسی خطرناک کام کا حکم دیتا ہوں تو بچاتا بھی ہوں اور ادھر تیرا دشمن وہ تھا جو یجادلونک فی الحق کا مصداق تھا یعنی اس کو تیرے کسی اپنے کام کی وجہ سے تجھ سے دشمنی نہ تھی بلکہ وہ صرف اس لئے تیرا دشمن تھا کہ تو ہمارا حکم اس کو پہنچاتا ہے اور ہماری طرف ان کو بلاتا ہے اور دشمن کو تیرے ساتھ اتنی زیادہ دشمنی تھی کہ وہ حق کے غلبہ کو اپنی موت کے مترادف سمجھتا تھا یعنی وہ ہماری خاطر تجھ سے دشمنی کر رہا تھا اور اسلام اس کو موت نظر آتا تھا پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان حالات کی موجودگی میں ہم کیوں نہ تمہاری مدد کرتے۔ یہ معنے کرنے سے

یہ آیت کتنی واضح اور صاف ہو جاتی ہے

اور اس پر ان معنوں کی رو سے کوئی اعتراض بھی وارد نہیں ہو سکتا علامہ ابو حیان کی خواب تو ٹھیک ہے مگر نصرک علی اعدائک ہونا چاہیئے تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تیرا اپنا کوئی ارادہ نکلنے کا نہ تھا دوست تمہیں نکلنے سے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کے تمام فلسفے اور علوم قرآن کریم کے سامنے ہیچ ہیں

"سورۃ الفاتحہ میں جو خدا تعالیٰ کی یہ چار صفات بیان ہوئی ہیں کہ ۱ ربّ العالمین، ۲ رحمٰن، ۳ رحیم، ۴ مٰلک یوم الدین اگرچہ عام طور پر یہ صفات اس عالم پر تجلّی کرتی ہیں، لیکن اُن کے اندر حقیقت میں پیشگوئیاں ہیں جن پر کہ لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں۔

اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں صفتوں کا نمونہ دکھایا کیونکہ کوئی حقیقت بغیر نمونہ کے سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ ربّ العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نمونہ دکھایا۔ آپ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقع مدرسہ مکتب نہ تھا۔ جہاں آپ اپنے روحانی اور دینی قویٰ کو نشو و نما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیمیافتہ قوم سے ملنے کا موقع ہی نہ ملا، نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقع پایا۔ ورنہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنیکی فرصت ملی۔ پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقّہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں۔ جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا۔ اسکو معلوم ہو جاوے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اسکے سامنے ہیچ ہیں اور رب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۳-۴۴)

روکنا چاہتے تھے اور دشمن تم کو میری وجہ سے تباہ کرنا چاہتا تھا اس لئے میری ذمہ داری تم کو غلبہ دینے کی بحیثیت ایک دوست کے بھی تھی اور دشمن کی دشمنی کی وجہ سے بھی ہم نے یہ ذمہ داری پوری کر دی۔ ہم تجھے خطرہ کے مقام پر لے بھی گئے اور صحیح سلامت واپس لا کر اور تجھے دشمن پر غلبہ دے کر اپنی ذمہ داری بھی پوری کر دی۔

عشاء کی اذان کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

میں نے شروع میں کہا تھا کہ ان آیات کا تعلق اس زمانہ سے بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ

ان آیات سے پتہ چلتا ہے

کہ مومن کس طرح خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ جہاں ایک مومن پُر امن ہوتا ہے اور نہ لڑائی اور فسادات سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرتے ہے وہاں وہ دلیر بھی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے یہی وہ چیز ہے جو مومن کو دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے یعنی اوّل تو وہ لڑائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لڑائی اور فساد نہ ہونے پائے بلکہ امن و امان رہے۔ مگر اس کی لڑائی سے بچنے کی تمام کوششوں کے باوجود اگر اس کے لئے جنگ ناگزیر ہو جائے تو اس جیسا بہادر نڈر اور دلیر بھی کوئی نہیں ہوتا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ دلیری کے یہ معنے نہیں کہ مومن تہوّر پر عمل پیرا ہو جائے۔ تہوّر ایسے حملہ کو کہتے ہیں جیسے سؤر حملہ کرتا ہے۔ اس کو جرأت نہیں کہہ سکتے۔

جرأت یہ ہوتی ہے

کہ مومن لڑائی سے حتی الامکان گریز کرے جھگڑا اور فساد نہ ہونے دے۔ لیکن اگر دشمن اس کو لڑائی کے لئے مجبور کر دے تو وہ اس شان سے لڑے کہ سو سو میل تک لوگ اس سے کانپنے لگ جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نُصرت بالرعب۔ یعنی میری اللہ تعالےٰ نے رعب سے نصرت فرمائی ہے اسی طرح آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالےٰ نے ایک مہینے کے سفر تک رعب عطا فرمایا ہے۔ پہلے زمانہ کے لحاظ سے تو ایک مہینہ کا سفر دو سو ستر میل بنتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر اس زمانہ میں ایک منزل نو میل کی شمار کی جاتی تھی۔ درحقیقت مکہ مکرمہ مدینہ سے اتنے ہی فاصلہ پر ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ میں مدینہ میں بیٹھا ہوا ہوں مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسا رعب عطا فرمایا ہے کہ مکہ والے گھر بیٹھے مجھ سے کانپ رہے ہیں۔ مگر چونکہ نبیوں کی پیشگوئیاں ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدلتی رہتی ہیں۔ اور یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہوا ہے اس لئے پرانے زمانہ میں تو اس سے مراد بیشک دو سو ستر میل ہی تھے۔ مگر آجکل تیز رفتار سواریاں آ گئی ہیں جو ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ میں سینکڑوں میل کا سفر طے کر لیتی ہیں۔ اس لئے آجکل کا ایک ماہ کا سفر تو ساری دنیا پر حاوی ہوگا۔ اب ہم اس کو دوسرے رنگ میں لیں گے کہ اللہ تعالےٰ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

اتنا رعب دینے والا ہے

کہ ساری دنیا آپؐ کے رعب کی وجہ سے کانپے گی اور آپؐ کے ایسے غلاموں کے ہاتھ بھیجے جن کو اس وقت لوگ چڑیا سمجھ رہے ہیں کیا انگلستان اور کیا امریکہ، کیا روس اور کیا جرمنی کیا افریقہ اور کیا چین اور جاپان سب ممالک فتح ہونگے اور تمام ملک ان سے اسطرح کانپیں گے جیسے گھاس ہوا سے کانپتا ہے۔ ہم تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کر رہے ہیں اور شاگرد کی چیز اپنی نہیں ہوتی بلکہ استاد کی ہوتی ہے اس لئے ہماری فتح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہو گی۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگ اسلام پر حملہ کرنا اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ بلکہ ابھی آپ لوگوں میں سے کئی زندہ ہوں گے کہ لوگ دیکھیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ساری دنیا میں قائم ہو رہی ہے اور اسلام کے مخالف دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں صحابہؓ والی قربانیاں بھی کرنی ہوں گی۔ یس ہماری جماعت کے دلوں سے

موت کا ڈر

بالکل اُٹھ جانا چاہیئے۔ ایک مومن کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ پہلے وہ خود کسی پر ہاتھ نہ اٹھائے اور حتی الوسع جنگ اور فسادات سے بچنے کی کوشش کرے۔ وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر حالات اس قسم کے پیدا ہو جائیں کہ اس کے لئے لڑائی کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت وہ وقت لے آئے تو مومن کو یوں معلوم ہونا چاہیئے جیسے کہ عید کا چاند نکل آیا۔ ان آیات میں مومن کا مقام بیان کیا گیا ہے کہ

مومن یہ سمجھتا ہے

کہ ساری بلا ساری تکلیفیں اور ساری مصیبتیں مجھ پر وارد ہو جائیں۔ لیکن میرا محبوب کسی طرح ان سے بچ رہے اب چونکہ ہمارا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں نہیں ہے اس لئے ہمارے محبوب کا قائمقام اسلام ہمارے پاس موجود ہے مومن کو چاہیئے کہ اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان اپنے مال اور اپنے بیوی بچوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس طرح بھی ہو سکے اسلام کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچنے دے۔

تعلیم الاسلام کالج ۲ ستمبر سے کھل رہا ہے

طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ۲ ستمبر کو بروز ہفتہ آٹھ بجے صبح کھلے گا۔ طلباء جمعہ کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں کالج میں تاحال داخلہ جاری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں نیا داخلہ

جامعہ احمدیہ انشاء اللہ ۲ ستمبر کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والے امیدواران مورخہ ۳۱ اگست کو صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں تاکہ انٹرویو کے بعد ۲ ستمبر کو پڑھائی میں شریک ہو سکیں

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ ۲ ستمبر کو کھل رہا ہے

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو کھل رہا ہے اور اسی تاریخ سے کلاسز کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ یکم ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔"

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

سالانہ اجتماع ــــ خدام کی شمولیت

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

کسی تنظیم کا اجتماع اس کی جماعتی زندگی کے اظہار کی غرض سے ہوتا ہے۔ اور آئندہ اسی زندگی کو قائم رکھنے کی غرض سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی اسی غرض کے پیش نظر ہے ہر خادم کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائے اور مقصود غرض کو زیادہ سے زیادہ پورا کرنے کی کوشش کرے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مخلص احمدی کی خواہش

ہر مخلص احمدی کی یہ دلی خواہش ہے کہ اسے الفضل جلد سے جلد مل سکے۔ آپ اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کر کے ایک دن قبل اخبار حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرف توجہ دیجئے! اور الفضل ایک دن پہلے ملنے کا بندوبست کیجئے!

(مینیجر الفضل)

ورزشی مقابلے میں حصہ لینے والے خدام کے نام ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں!

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لازمی چندوں کا بجٹ ۲۵ لاکھ تک کس طرح پہنچ سکتا ہے

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

(۱) اللہ تعالےٰ نے سورہ احزاب کے آخری رکوع میں فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیدا ۵ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیما ۵ ترجمہ:- اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور بات سیدھی کیا کرو۔ (اگر تم ایسا کروگے) تو اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔ (تمہیں نیک اور مناسب حال کاموں کی توفیق دیتا رہے گا) اور تمہارے گناہوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ تو وہ بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

۲- آج جماعت احمدیہ کے سامنے ایک معین مقصد ہے اور وہ یہ کہ اب صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی مبلغ ۲۵ لاکھ روپیہ سے بڑھنی چاہیئے۔ اس وقت یہ وصولی مبلغ تیرہ لاکھ روپے سے کچھ اوپر ہے۔ گویا ہم نے وصولی کی موجودہ رفتار کو دوگنا کرنا ہے۔ اگر ہم دنیاوی نقطۂ نگاہ سے دیکھیں۔ تو یہ امر اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور معلوم ہوتا ہے کہ کسی قریب کے عرصہ میں ہمارے لازمی چندوں میں مبلغ گیارہ لاکھ روپے کی ایزادی ہو جائے۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ تو یہ ناممکن یا مشکل امر عین ممکن بلکہ نہایت آسان بن سکتا ہے۔ اور وہ یوں کہ ہر شخص سیدھی بات کرے اور اپنی آمد صحیح صحیح لکھائے اور اس کے مطابق پورا چندہ ادا کرے اور اگر کوئی مشکلات ہوں۔ تو اوّل تو یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ زیادہ ثواب اُسی قربانی کا ہوتا ہے۔ جو مشکلات کے باوجود اسی انشراح اور بشاشت سے پیش کی جائے۔ جس طرح امن اور آسائش کے زمانہ میں پیش کی جاتی تھی۔ اللہ تعالےٰ کا پیار حاصل کرنے کا تیر بہدف نسخہ یہی ہے۔ جیسا سورہ آل عمران کے رکوع ۱۴ میں آتا ہے۔ و سارعوا الیٰ مغفرۃٍ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت و الارض اعدت للمتقین ۵ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکٰظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵

ترجمہ (دیکھو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے کے لئے کیسے کیسے اعلیٰ ترین درجہ کے انعام تیار کر رکھے ہیں۔ پس انہیں حاصل کرنے کے لئے) تیزی سے بڑھو۔ اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی قیمت زمین و آسمان ہیں (یا جس کی وسعت زمین و آسمان ہیں۔ یعنی زمین و آسمان کا گوشہ گوشہ متقیوں کے لئے جنت بن جائے گا۔) اور جو متقیوں کیلئے ہی تیار کی گئی ہے۔ (متقی کون ہوتے ہیں۔ یا اللہ تعالےٰ کے ان بے بہا فضلوں کو کون حاصل کر سکتے ہیں؟ وہی لوگ) جو خوشحالی میں بھی اور تنگدستی میں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں غصہ کو دبانے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔ (محسن کون ہوتے ہیں؟ محسن وہ ہوتے ہیں۔ جو ہر وہ چیز جو اللہ تعالےٰ نے انہیں دے رکھی ہے۔ طاقت۔ سمجھ۔ علم۔ وقت۔ مال سب اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں)

۳- دوسری بات جو قابل غور ہے۔ یہ ہے کہ ابھی تک تو قربانی کا معیار ہی بہت پست ہے۔ یعنی لازمی چندوں کے لئے ہر شخص چندہ عام کے طور پر ماہوار آمد کا ١/١٦ حصہ اور چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ماہوار آمد کا ١/١٢٠ حصہ مانگا جاتا ہے۔ اس طرح لازمی چندے زیادہ سے زیادہ ١/١٤ حصہ تک پہنچ جاتے ہیں سوچنے کا مقام ہے۔ کہ جو شخص تیرہ روپے خرچ کر کے گزارہ نہ کر سکتا ہو۔ کیا اس کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ چودھواں روپیہ خرچ کر کے (جو اس نے خدا کی راہ میں دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا) اس کے آرام و آسائش میں کوئی خاطر خواہ ترقی ہو جائے گی؟ اور وہ روپیہ بھی وہ جس کے بدلہ میں مالک ارض و سماء نے وعدہ کر رکھا ہے۔ کہ اس چھوٹی سی رقم کے بدلے میں اپنے بندے کیلئے زمین و آسمان میں ایک سرے سے کر دوسرے سرے تک آرام و آسائش کے سامان مہیا کرونگا سوچو اور غور کرو۔ ایک معمولی سی قربانی سے دریغ کر کے انسان اپنے آپ کو کن عظیم الشان برکات سے محروم کر لیتا ہے۔

۴- پھر غور کرو! کیا اللہ تعالےٰ اس لئے وہ چھوٹی سی رقم لینا چاہتا ہے۔ کہ اس کے بغیر (نعوذ باللہ) اس کا گزارہ نہیں ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ تو غنی ہے۔ اسے کوئی احتیاج نہیں۔ آپ سے خرچ کرانے کی غرض تو صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ کے دل کنجوسی اور خود غرضی سے پاک ہو جائیں۔ اور یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ سے محبت کر سکتے ہیں اور اس کی خاطر قربانی کر سکتے ہیں اور اس کے بندوں سے محبت کر سکتے ہیں اور ان کی خدمت کر سکتے ہیں یا یوں کہو کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آپ اس قابل ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرے۔ اسلئے آپ کو یہ حقیر سی قربانی پیش کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ یہ تو ابھی پہلا زینہ ہے۔ اگر کوئی شخص پہلے امتحان میں ہی فیل ہو جائے تو وہ کیسے ترقی کر سکے گا؟ ایمان تو ایک بہت ہی بلند اور وسیع جذبہ ہے۔ آپ نے تو اس امانت کے اٹھانے کا اقرار کیا ہوا ہے۔ جس کو اٹھانے سے زمین و آسمان نے انکار کر دیا تھا۔ بے شک آپ کے انعامات بھی حدود قیاس سے بالا ہیں لیکن اگر پہلے ہی زینہ سے پاؤں پھسل جائے تو آئندہ کے لئے کونسی توقع باقی رہ جائیگی؟

۵- لیکن پھر بھی اگر کوئی شخص ١/١٦ حصہ نہیں دے سکتا۔ تو ١/٣٢ دے۔ وہ بھی نہیں تو ١/٦٤ دے۔ بشرطیکہ اسے عارضی طور پر کوئی حقیقی مجبوریاں پیش آگئی ہوں۔ اور لکھائے کہ مجھے یہ مجبوریاں ہیں سیدھی بات کرے۔ یوں نہیں۔ کہ کبھی تو کہے۔ کہ مجھے بعض مجبوریاں ہیں۔ پھر پوچھا جائے تو کہہ دے۔ میرا خرچ میری آمد سے زیادہ ہے۔ بھلا کس کا خرچ اس کی آمد سے زیادہ نہیں؟ ایسے شخص تو دنیا میں معدودے چند ہی ہونگے جو زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا چاہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی آمد میں سے کچھ بچت ہو جائے بچت تو کفایت شعاری اور جُزرسی کرنے سے ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہ انسان کس چیز کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر ایک شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے سینما دیکھنے کو یا ناچ رنگ کو یا دوسری فضولیات کو ترجیح دیتا ہو۔ اور بالکفایت شعاری اور جزرسی کو لغو سمجھتا ہو تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے؟ کہ چونکہ اس شخص کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ ہے اسلئے اسے پورے چندے کا پابند نہ بنایا جائے۔ غرض اگر کوئی حقیقی مجبوری ہو۔ مثلاً لمبا عرصہ گھر میں بیماری رہے یا کسی مقدمہ میں پھنس جائے۔ یا آمد کے مقابلہ میں عیالداری زیادہ ہو (آمد اور افراد خاندان کی وضاحت کی جائے) یا ایسی ہی کوئی اور مجبوری ہو۔ تو ١/١٦ سے کم شرح پر چندہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ امر قولوا قولاً سدیدا کے خلاف ہوگا۔ کہ مجبوری بتانے سے پہلوتہی کی جائے یا آمد تو ۲۰۰ روپے ماہوار ہو۔ لیکن ایک آنہ فی روپیہ کی بجائے ایک پیسہ فی روپیہ چندہ دینے کی خاطر کوئی شخص یہ لکھا دے کہ میری آمد تو ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ اور عہدہ دار آنکھیں بند کر کے اسے تسلیم کر لیں۔ یہ مرض ہے۔ جس کا علاج ضروری ہے

۶- اسی طرح مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب مقامی اخراجات میں حصہ لینے کی خاطر اپنی آمد اصل آمد سے کم لکھا دیتے ہیں۔ اور ایسا طرز عمل اختیار کرنے میں بعض عہدہ دار بھی اپنے احباب کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ یہ بھی قولوا قولاً سدیدا کے خلاف ہے۔ اس کا سدباب کرنا بھی ضروری ہے۔ اس قسم کے طرز عمل کو انگریزی میں (Mental Reservation) کہتے ہیں یعنی لفظاً ایک بات کرتا ہے۔ جس کے بعض مخفی پہلو اس کے اپنے ذہن میں ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اس بات کا پابند نہیں سمجھتا۔ لیکن سننے والے شخص کو چونکہ ان مخفی امور پر اطلاع نہیں ہوتی۔ اسلئے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔ لہٰذا ایسا طرز عمل نہایت ہی خوفناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور چندہ دینے والے کی تو تمام قربانی ضائع جاتی ہے کیونکہ اس طریق پر اس کے عملوں کی اصلاح ممکن ہی نہیں رہتی۔ بلکہ ان میں اور فتور پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہی سراب ہے۔ جس کا سورہ نور میں ذکر ہے۔ ایک شخص اللہ تعالےٰ کے احکام کی تو فرمانبرداری نہیں کرتا۔ اپنی چالاکی پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو اپنے عملوں کے کھیت لہلہاتے نظر آتے ہیں۔ لیکن جب وہاں پہنچتا ہے۔ تو وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات کے اور اللہ تعالےٰ وہیں اس کا حساب چکا دیتا ہے

(باقی ص ۸ پر)

شوریٰ کیلئے تجاویز اور صدارت کیلئے مجوزہ اسماء ۱۵ ستمبر سے قبل بھجوا دیئے جائیں

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

وصولی چندہ وقفِ جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ بھجوا دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ:۔ اس فہرست میں صرف ان دوستوں کے نام درج کئے گئے ہیں جنہوں نے وقفِ جدید کا چندہ چھ روپیہ سالانہ سے زائد ادا کیا ہے۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

شیخ منور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین ۱۰-۰
شیخ بشارت احمد صاحب ۷-۰
اہلیہ صاحبہ ٦-۵۰
چوہدری عبداللہ خانصاحب سرگودھا ۱۰-۰۰
چوہدری عبدالحمید صاحب صحابی 〃 ۷-۰۴
〃 عبدالغنی صاحب 〃 ۲۰-۰
صوفی عبدالعزیز صاحب 〃 ۷-۰
ناصر احمد صاحب 〃 ۹-۰
عزیز احمد صاحب زاہد دارالصدر جنوبی ٦-۵۰
مکرم منظور الحسن صاحب سرائے عالمگیر ۲۵-۰۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ (قسط) ۱۸-۰۰
رائے عبدالرحمن صاحب 〃 ٦-۱۹
جعفر خانصاحب نورنگر ناظم سندھ ٦-۲۵
عبدالمجید صاحب 〃 ۱۲-۴۸
اللہ دتا صاحب 〃 ٦-۵۰
نور محمد صاحب 〃 ۵-۰
محمد یوسف صاحب 〃 ٦-۵۰
محمد ابراہیم صاحب ۷-۵۰
محمد اسحٰق صاحب بلوچ ٦-٦۲
ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب لاڑکانہ ٦-۲۵
چوہدری محمد حیات صاحب 〃 ۱۰-۲۵
حاجی محمد صادق صاحب ۱۴-۱۹
ماسٹر محمد نذیر صاحب کوٹ محمد یار چنیوٹ ۱۸-۰
جماعت لالہ موسیٰ بذریعہ دفتر وقف جدید ۳۷-۷۵
محمود احمد صاحب چیمہ دارالصدر جنوبی ٦-۱۵
مولوی محمد شریف صاحب 〃 ٦-۲۵
سید عبدالسلام صاحب دارالیمن ربوہ ٦-۲۵
مستری لاج دین صاحب 〃 ٦-۵۰
ہدایت علی صاحب چک بھوڑو شیخوپورہ ٦-۲۵
مکرم کفیل الدین صاحب مشرقی پاکستان ۱۷-۰
محمد حنیف صاحب جمال پور 〃 ۷-۵۰
مہتہ عبدالرزاق صاحب کراچی ۱۰-۰
بیگمان صاحب چوہدری عبدالرحمن صاحب راولپنڈی ٦-۲۵
سید مقبول احمد صاحب 〃 ۵۰-۰
سید محمد حسین شاہ صاحب 〃 ۱۱-۰
اہلیہ صاحبہ شیخ لطف المنان صاحب ۷-۲۵
ملک محمد عبداللہ صاحب چواری بھیرہ ۷-۰
چوہدری علم دین صاحب ناصر آباد سندھ ۱۳-۰
مولوی نصیر احمد صاحب 〃 ٦-۲۵
چوہدری نور احمد صاحب ناصر آباد سندھ ٦-۲۵
〃 عنایت اللہ صاحب 〃 ۷-۰
منشی محمد شریف صاحب 〃 ٦-۲۵
منشی محمد اقبال صاحب 〃 ٦-۲۵
سردار محمد صاحب نومسلم 〃 ٦-۰٦
عبدالرشید صاحب 〃 ٦-۱۳
سید عابد حسین صاحب 〃 ٦-۳۱
مالی محمد حسین صاحب 〃 ٦-۲۵
بابا اللہ دتا صاحب 〃 ٦-۰٦
چوہدری غلام محمد صاحب چک پٹھان گوجرانوالہ ٦-۰٦
جماعت کراچی ۱٦۲-۸۷
لجنہ کراچی ۹۵-۰
محمد حسین صاحب دیناج پور مشرقی پاکستان ۱۲-۰
حکیم شیخ محمد صاحب ڈگری تھرپارکر (بلاتفصیل) ۱٦-۷۵
چوہدری محمد ابراہیم صاحب نمبردار کوٹ مومن ۱۲-۰
شیخ نادر بخش صاحب 〃 ۱۲-۰
شیخ شریف احمد صاحب 〃 ۱۲-۵۰
میاں رشید احمد صاحب 〃 ۱۲-۰
چوہدری عبدالحق صاحب چک مینار ٦-۵۰
کرنل چوہدری نظام الدین صاحب پنج گرائیں سیالکوٹ ۱۲-۰۰
چوہدری محفوظ الرحمن صاحب دارالصدر غربی ۷-۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری محمد نقی صاحب گلبرگ لاہور ٦۰-۰
جماعت لالہ موسیٰ ۲۰-۰
جماعت چک منگلا بلاتفصیل ۲۷-۰
ملک چراغ شاہ صاحب اچنی پایاں پشاور ۷-۰
محمد جمشید صاحب ایڈووکیٹ ۱۵-۰۰
میمون شاہ صاحب 〃 ۷-۰
اکبر شاہ صاحب 〃 ۷-۰
سردار خانصاحب ساکن لنڈی ۲۴-۰
قدرت اللہ خانصاحب نیلا گنبد لاہور ٦-۵۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ٦-۵۰
حافظ نیاز احمد صاحب کرنال 〃 ۸-٦۲
ملک نذیر احمد صاحب پسرور ۷-۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ٦-۵۰
ملک محمد یوسف صاحب پسرور 〃 ٦-۵۰
اللہ بخش صاحب چک منگلا (بلاتفصیل) ۴۰-۰

وقفِ جدید کے کام کی ایک جھلک

ایک دوست ضلع سرگودھا سے اپنی جماعت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔
"کہ اُن کی جماعت عرصہ سے قائم ہے۔ لیکن زمانہ کی انقلابی کیفیات سے متاثر ہو کر انتشار، غفلت اور لاپرواہی پیدا ہو گئی تھی بچوں میں جہالت اور آوارگی پیدا ہو گئی تھی۔ گاہے گاہے مرکز سے آنیوالے انسپکٹر صاحبان یا مربیان دو دو دن یہاں آ کر غفلت میں ڈوبی ہوئی روحوں کو بیدار کر جاتے لیکن یہ لوگ انگڑائی لے کر پھر سو جاتے۔ مگر اب خدا کے فضل سے صوفی علی محمد صاحب سفری معلم وقفِ جدید نے یکے بعد دیگرے کئی تربیتی لیکچر دئے اور خوب نصائح کیں جن کا بڑا اثر ہوا۔"

آگے جا کر لکھتے ہیں کہ معلم یا مربیان کی ایک منظم طریق سے آمد جماعت میں انتشار کو اتفاق میں تبدیل کر سکتی ہے۔ خاص کر صوفی صاحب مذکور جیسے بزرگ دیہات میں کامیابی کا موجب بنتے ہیں۔ آپ ہمارے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر صوفی علی محمد صاحب کو گاہے گاہے ہمارے گاؤں بھیجا کریں تاکہ یہاں آ کر دین سکھائیں" — پس احباب کو چاہیئے کہ وقفِ جدید کی زندگی بخش تنظیم کو تقویت پہنچائیں تاکہ ہم اپنی تمام دیہاتی جماعتوں کو جلد از جلد ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر دیں۔ فاستبقوا الخیرات۔ (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

خدمتِ دین کے لئے وقفِ جدید کا ساتھ دیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو میرے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے۔"

کتنے پاک الفاظ ہیں محبت اور نور سے پُر۔ آپ اس سلسلہ میں وقفِ جدید کی طرف رجوع کریں جو خاص طور پر اشاعت قرآن اور تربیت کا کام کر رہی ہے۔ ہمارا مالی امداد فرمائیں تاکہ حضورؑ کی تعلیم کو پھیلایا جائے۔ (ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خالو نور محمد صاحب سابق ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے ... سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے ۲۴؍ ۸؍ ٦۱ کو بروز جمعرات شام کے ۵ بجے کوئٹہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ کوئٹہ سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ۲۸؍ ۸؍ ٦۱ کو صبح ۸ بجے احاطہ دفاتر ہائے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور کندھا بھی دیا۔ مرحوم نہایت ہی مخلص بزرگ تھے اور کثرت سے دعاؤں میں مشغول رہتے تھے احباب جماعت مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین اور ان کی بیوہ کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے صرف ایک بیوہ کو چھوڑا ہے۔ مرحوم کو قطعہ صحابہ مقامی میں دفن کیا گیا ہے۔
محمد اقبال لائن آفیسر پولیس لائن سیالکوٹ حال رخصت ربوہ

پتہ مطلوب ہے

ملک عبدالحمید خانصاحب ولد ملک رکن الدین صاحب ساکن رتولہ کوٹلی پونچھ آزاد کشمیر (جو پہلے لاہور میں مقیم تھے) کا ایڈریس درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ (نظارت بیت المال)

درخواستہائے دُعا

۱- میرے والد صاحب کوئٹہ میں بیمار ہیں نیز میرا چھوٹا بھائی ناصر محمود راولپنڈی میں بیمار ہے۔ منظور احمد گوجرانوالہ

۲- میاں نور محمد صاحب عرصہ سے بعارضہ پتھری گردہ بیمار ہیں۔ عبدالحکیم نوشہرہ چھاؤنی۔

۳- میری چھوٹی بہن عزیزہ فرحت تنویر ایکماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ ملک صفی اللہ خان ابن ڈاکٹر عطاء اللہ خان راولپنڈی

۴- خاکسار کی بچی عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ عبدالرشید کارکن فضل عمر ریسرچ ربوہ۔

۵- میرے چچا خواجہ محمد احمد صاحب دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ (محمد ابراہیم جڑانوالہ ضلع لائلپور)

٦- والدہ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب ریٹائرڈ از نوشہرہ چھاؤنی دو بارہ ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہو گئی ہیں۔ انہیں ضعف قلب اور پھیپھڑوں کی سخت تکلیف کے علاوہ بلڈ پریشر کا عارضہ بھی ہے۔ ڈاکٹر مرزا عبدالکریم بیمار ...

شکریہ اور درخواست دُعا

۱ - میں ان سب معزز بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے گذشتہ چار ماہ کے طویل عرصہ میں میرے شوہر چوہدری کرامت اللہ صاحب کی صحت یابی کے لئے خلوص دل سے دعائیں کیں اور پھر آکسفورڈ میں خطوط لکھ لکھ کر خیریت دریافت کرتے رہے۔ اب جبکہ چار ماہ بعد ہم انگلستان سے کراچی واپس آئے ہیں تو بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے ہماری بخیریت واپسی پر خطوط اور تاروں کے ذریعہ مبارکباد دی ہے۔ میں فرداً فرداً سب کی خدمت میں جواباً شکریہ کے خطوط لکھ رہی ہوں۔ لیکن افسوس خرابی صحت کے باعث ابھی سب خطوط کے جواب لکھ نہیں پائی ہیں خود سانس کی تکلیف اور اعصابی دردوں کی وجہ سے بیمار ہوں۔ لہٰذا میں اخبار کے ذریعہ سے تمام بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور بہنوں اور بھائیوں ہی پرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری کرامت اللہ صاحب کو صحت عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ جملہ بہنیں اور بھائی آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے۔

نیز میرے بیٹے طاہر احمد کا امریکہ میں انجینئرنگ کا امتحان ۱۳ اگست کو ختم ہوگا۔ احباب اس کی اعلیٰ کامیابی نیز میری صحتیابی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(بیگم کرامت اللہ رؤف۔ کراچی)

نوٹ: محترمہ بیگم کرامت صاحبہ نے پانچ مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء (منیجر الفضل ربوہ)

شکریہ احباب

میرے نیک پیارے بیٹے مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل او۔ٹی کی وفات حسرت آیات پر جن احباب نے بالمشافہ، تار یا خطوط کے ذریعہ سے اظہار افسوس کیا ہے۔ میں ان سب کا بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان احباب کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے لاہور ہسپتال میں جا کر خاص طور پر خیریت دریافت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو جزائے خیر دے میں انشاء اللہ تعالیٰ سکون قلب میسر آنے پر فرداً فرداً جواب دوں گا۔

(مرزا اسلام اللہ حویلی منصف چنیوٹ)

درخواست ہائے دُعا

۱ - مکرم جناب عزیز محمد خان صاحب بی۔ اے ایڈمنسٹریٹو آفیسر و امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں پہلے انکو لقوہ ہو گیا تھا اب مورخہ ۲۱ کو دفتر میں ہی ان کے دل پر بیماری کے تیز حملے ہوئے ہیں۔ ہر حملہ میں ان کی حالت سخت تشویشناک ہوتی گئی زندگی کی امید باقی نظر نہ آتی تھی فوراً ہی انہیں وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں داخل کرایا گیا۔ اب پہلے سے طبیعت قدرے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ ہسپتال میں ان کے ہر طرح کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں علاج جاری ہے۔ پلنگ پر سے حرکت کرنے سے ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاص کر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام درویشان قادیان کی خدمت میں التجا ہے کہ بھائی جان عزیز محمد خان صاحب کے لئے درد دل کیساتھ دعائیں فرمائیں کہ شافی و کافی خدا وند کریم انہیں جلد سے جلد شفا کاملہ بخشے اور ان کی عمر و صحت میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار سلطان محمد خان احمدی انچارج شفاخانہ حیوانات خانقاہ ضلع بہاولپور

۲ - چوہدری منظور حسین صاحب واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید بعارضہ خونی بیچش بیمار ہیں اور بہت لاغر اور کمزور ہو گئے ہیں۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود، درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان کو ٹھیکیداروں سے سربمہر ٹنڈرز ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے قبل دوپہر تک مطلوب ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز سوا بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے

کام	کام کے عمارتی حصے کی لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
(۱) ملتان چھاؤنی اور مظفر آباد کے درمیان ایک نئے تین لائنوں کے کراسنگ اسٹیشن کی تعمیر۔	۱۴۰،۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے	چھ ماہ

ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کے دس بجے صبح تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارموں کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی

صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں اور وہ ٹنڈر داخل کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام کے اندراج کے لئے ۴ ستمبر ۱۹۶۱ء سے قبل درخواست پیش کریں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت سے متعلق کسی گزیٹڈ افسر کی مصدقہ اسنادات کی نقول پیش کریں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے درخواست پیش کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کو ٹھیکیداروں سے سربمہر ٹنڈرز ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء کے ۱۲ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ ٹنڈرز اسی روز سوا بارہ بجے دن برسر عام کھولے جائیں گے

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
بہاولپور میں تیسری لوپ لائن اور ایک ہی وقت میں گاڑیاں ٹھہرانے کی سہولتوں کی فراہمی (تعمیری حصہ)	۲۴،۰۰۰/-	۵۰۰/-	۴ ماہ

ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم زیر دستخطی کے دفتر سے ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء کے دس بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارموں کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ہی ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں اور وہ مندرجہ بالا کاموں کے لئے ٹنڈر داخل کرنا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اندراج کے لئے ۵ ستمبر ۱۹۶۱ء سے قبل درخواست دیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستوں کے ہمراہ اپنے سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت کے متعلق اسنادات کی مصدقہ نقول بھی پیش کریں۔ یہ نقول کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق کردہ ہوں

تفصیلی شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے درخواست پیش کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ملتان)

(۳) میرا لڑکا مشتاق احمد ولد عبدالقدیر صاحب ڈرگ روڈ کراچی ایک حادثہ سے زخمی ہو گیا ہے۔ (والدہ مشتاق احمد چنیوٹ)

(۴) میاں عبدالصادق صاحب جہلمی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں اور سالمی سینی ٹوریم میں داخل ہیں (خواجہ عبدالحی محلہ منڈی ربوہ) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ادائیگی زکوۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

کپڑے کے نرخوں میں اضافہ کی ذمّہ داری کارخانہ داروں پر عائد ہوتی ہے

اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں تھوک اور پرچون فروشوں کا موقف

لاہور ۱۳؍ اگست۔ کپڑے کے تھوک اور خوردہ فروشوں نے کل کارخانے داروں کو کپڑے کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان کا ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ اس رجحان کو روکنے کا واحد حل یہ ہے کہ بونس ووچروں کے ذریعہ بڑے پیمانے پر کپڑا درآمد کیا جائے۔

یہ تجویز کل ایک سہ فریقی کانفرنس میں پیش کی گئی۔ صوبائی محکمہ صنعت و تجارت کے سیکرٹری مسٹر امان اللہ خان نیازی نے صنعت پارچہ بافی سے صارفین کو کچھ فائدہ پہنچانے کی کوشش کے سلسلہ میں کارخانے داروں، تھوک فروشوں اور خوردہ فروشوں کے نظریات معلوم کرنے کے لئے یہ کانفرنس طلب کی تھی۔ تھوک فروش اور خوردہ فروش بڑی تعداد میں اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کل پاکستان ٹیکسٹائل ملز اونرز ایسوسی ایشن نے اپنے سیکرٹری مسٹر آر۔ ایم۔ خان کو مبصر کی حیثیت سے بھیجا، اکثر مل مالکان پاکستان کے وفاق ایوانہائے تجارت و صنعت کے سالانہ عام اجلاس کے سلسلہ میں مشغول تھے۔ تھوک فروشوں اور خوردہ فروشوں نے مل مالکان پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ کپڑے کی قیمتوں کے ڈھانچہ پر مل مالکان کی اجارہ داری ہے اور اس سے صارفین اور حکومت دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مسٹر امان اللہ خان نیازی نے ان سے کہا کہ وہ اپنا موقف درست ثابت کرنے کے لئے قیمتوں کی ایک فہرست سات ستمبر تک پیش کریں آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت نے مل مالکان کے اس وعدہ پر کپڑے کی قیمتوں پر سے کنٹرول ختم کیا تھا کہ وہ قیمتیں کم کر دیں گے اور اب ان کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس وعدے

گو پورا کریں!

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران کی طرف سے

مکرم خواجہ منظور احمد صاحب ایم ایس سی کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۲۱؍ اگست۔ کل شاہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران سٹاف کی طرف سے سکول کے ایک لائق استاد مکرم خواجہ منظور احمد صاحب ایم۔ ایس سی واقف زندگی کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کی گئی جس میں سکول کے ممبران سٹاف کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج کے بعض پروفیسر صاحبان مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے بھی شرکت فرمائی۔

یاد رہے مکرم خواجہ صاحب موصوف نے امسال کراچی یونیورسٹی سے زوآلوجی میں ایم۔ اے کا امتحان امتیاز سے پاس کیا ہے انہوں نے نہ صرف فرسٹ کلاس حاصل کی ہے بلکہ یونیورسٹی میں بھی اول رہے ہیں اور اب ان کا تبادلہ ہائی سکول سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لیکچرار کے طور پر ہوا ہے۔ ان کے تبادلہ کے موقع پر ہی یہ تقریب عمل میں آئی جس میں صدارت کے فرائض مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے کی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سٹاف سیکرٹری نے مکرم خواجہ منظور احمد صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں سکول میں ان کی سالہا سال خدمات کو سراہا گیا تھا۔ مکرم خواجہ صاحب موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں اس عزت افزائی پر اپنے ساتھی اساتذہ کا شکریہ ادا کیا آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں میں تعلیم کے بڑھتے ہوئے شوق اور خدمت دین کے جذبہ کو سراہا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ مکرم خواجہ صاحب نے اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد وقفِ زندگی کی صحیح روح اور جذبہ کے ماتحت سلسلہ کی خدمت بجالانے کو ہی ترجیح دی ہے آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ماسٹر تارا سنگھ کو دربار صاحب سے گرفتار کر لینے کی دھمکی

نئی دہلی ۳۱؍ اگست۔ بھارت کے وزیر داخلہ لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کرنے کیلئے پولیس کو شاید دربار صاحب میں داخل ہونا پڑے۔ آپ نے کہا "ایسا کوئی قانون موجود نہیں جو پولیس کو عبادت گاہوں میں داخل ہونے سے ممانعت کرتا ہو"

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

ان کی نجات کے لئے ان کو وہ نسخہ بتاتا ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے اور وہ نسخہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی طرف واپس آئیں اللہ اور رسول پر ایمان محکم پیدا کریں اور مال اور جان سے جہاد فی سبیل اللہ کریں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی راہنمائی کے لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر ایمان محکم کریں اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مال و جان قربان کریں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے کیونکہ وقت کا تقاضا یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ خود اس طرف توجہ دیتا ورنہ انسانیت اپنے اعمال بد کی وجہ سے تباہ ہو جاتی۔ اس نے اپنے وجود کا ثبوت دینے کے لئے اپنا بندہ نشانات دیکر بھیجا ہے چنانچہ بہت سی سعید روحوں نے ان نشانات کو پہچان لیا ہے اور آپکی جماعت میں شامل ہو کر مال و جان کی قربانی اسی طرح کر رہی ہیں جس طرح ماموروں کی جماعتیں سابق میں کرتی آئی ہیں۔

چونکہ جماعت احمدیہ انبیاء علیہ السلام کی جماعتوں کے نمونہ پر قائم ہوئی ہے اسلئے اس سے وہی مطالبات ہیں جو ایسی جماعتوں سے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو بھی غیر معمولی قربانیاں کرنی ہیں اور اپنا جان و مال اسی طرح خرچ کرنا ہے جس طرح صحابہ کرام کرتے تھے اگر کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو اس کا جماعت سے تعلق رکھنا نہ رکھنا برابر ہے اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ ہم دنیا کے سامنے جان و مال کی قربانیوں کا معیار پیش کریں اور دنیا کو وہی نمونہ دکھائیں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت نے دکھایا تھا۔ یہاں تک کہ دنیا کی اکثریت اسلامی تعلیمات کو اپنا لے اور تقویٰ کی ہر شق پر قرآن کریم کے مقرر طریق سے قائم ہو جائے وہ ایمان باللہ والرسول پر محکم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسکی لقا کے لئے وارفتگی پیدا کرے اور خدمت خلق کا پورا پورا خیال رکھے۔ الغرض دنیا اس ہدایت کے مطابق عمل پیرا ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متقیوں کے لئے نازل فرمائی ہے۔

یہ کام ہے جو جماعت احمدیہ کے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سپرد کیا ہے اور جسکی راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٭

٭ کو مبعوث فرمایا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خلفاء کھڑے کئے جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے الٰہی اشارے کے مطابق طریق اختیار کئے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکثر ایسے کاموں کی بنیادیں محکم کر دیں کہ اگر ان پر جماعت پوری طرح قائم ہو جائے تو انشاء اللہ جماعت اپنی منزل مقصود کو جلد پا سکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ صف ہی میں آگے فرمایا ہے:۔

یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار ومسکن طیبۃ فی جنت عدن ذالک الفوز العظیم۔

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰؍ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

لازمی چندوں کا بجٹ پچیس لاکھ تک کس طرح پہنچ سکتا ہے (بقیہ صہ ۵)

(۷) پس خاکسار نہایت دردبھرے دل سے تمام مقامی عہدہ داروں سے التجا کرتا ہے کہ اپنے اپنے بجٹوں کا جائزہ لیں۔ کسی نادہندہ کو نظر انداز نہ کریں۔ اور ہر شخص کی صحیح آمدنی بجٹ میں درج کریں۔ تو دیکھئے ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پورا ہو جائے گا کہ

"بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے۔"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

اسی پیغام میں ذرا پہلے فرمایا:۔

"مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔"

(۸) اے میرے بھائیو! اے میرے بزرگو! اے عزیزو! اب کس چیز کا انتظار ہے؟ اٹھئے اپنے بجٹ نئے سرے سے تیار کیجئے۔ اور اللہ تعالےٰ اور خلیفۂ وقت کے حضور سرخرو ہو جائیے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور اس کی جنت کے وارث بن جائیے۔